مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میرے بیٹے عبداللہ خان نے ۵ ستمبر ۲۰۲۲ کو اپنی بیوی کو پہلی طلاق کا نوٹس بھجوایا، جبکہ لڑکی کے گھر والے دو چار دن بعد لڑکی کو زبردستی میرے گھر میں لے آئے، میں نے کہا کہ لڑکی کو ساتھ لے جاؤ مگر وہ نہ مانی اور لڑکی کو چھوڑ کر چلے گئے، اس کے بعد میں نے اپنے بیٹے عبداللہ خان سے کہہ کر لڑکی کو واپس اس کے والدین کے گھر بھجوادیا، پھر میں نے طلاق دوئم اور طلاق سوئم کے نوٹس بنوا کر بیٹے سے کہا کہ ان نوٹسز پر دستخط کرو، بیٹے نے طلاق دوئم اور سوئم کے نوٹسز کے اوپر دستخط کر دیے، پھر وہ لڑکی والوں کو بھجوادیے، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔

وضاحت: باپ نے طلاق دوئم اور طلاق سوئم کے نوٹس خود بنوائے اور بیٹے سے کہا "دوسری اور تیسری طلاق کے نوٹسز پر دستخط کر دو، بیٹے نے دونوں پر دستخط کر دیے" پہلی طلاق کے بعد ابھی تقریباً ایک ماہ گزرا تھا، جب باقی دونوں نوٹس لکھوا کر دستخط کئے۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرط صحت بیان پہلی طلاق کا نوٹس (میں طلاق اول دیتا ہوں) شوہر نے خود بنوایا، پھر دوسری اور تیسری طلاق کا نوٹس والد نے لکھوا کر بیٹے سے کہا کہ ان طلاق کے نوٹسز پر دستخط کر دو، بیٹے نے دستخط کر دیئے، تو وہ لڑکی والوں کو بجھوا دیئے گئے۔ لہذا صورت مسئولہ میں سائل کی بہو پر تین طلاقیں واقع ہو کر حرمت مغلظہ ثابت ہو چکی، بدون حلالہ شرعی نہ مصالحت کی گنجائش ہے اور نہ ہی اسی مرد سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۹/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

16/اکتوبر/2022ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دار الافتاء الجامعۃ الاشرفیۃ